Lesson 2: Al-A'araaf (Ayaat 26 - 39): Day 7

سُوۡرَةُ الۡاَعۡرَاف کی تفسیر

آج کے سبق کا خلاصہ: پچھلے سبق سے ربط ہے۔ پچھلے سبق میں ہم نے ابلیسی روّیہ دیکھا تھا۔ ابلیس نے کہا تھا کہ " اَنَا خَيۡرٌ مِّنۡهُ‌ۚ "ابلیس نے نمایاں ہونا پسند کیا اور اللہ کا حکم ماننے سے انکار کر دیا۔ اُس کے تکبر نے اُسے اللہ کی نظر میں چھوٹا کر دیا۔ آج کے سبق میں خاص طور پر اس تھیم کو دیکھیں گے کہ لباس کے بارے میں کیا احکامات ہیں۔ آج کے سبق میں قرآن پاک میں پہلی دفعہ اللہ تعالیٰ نے لباس کے بارے میں ہدایات دی ہیں۔ لباس کا تذکرہ قران پاک میں تین مرتبہ ہے؛

1. آج کے سبق میں آیت 26 الاعراف میں سے: عورت اپنے جیسی دوسری عورتوں میں کیا پہنے؟ تنہائی میں اور گھر میں، بچوں کے درمیان، پھر کہیں باہر گئے تو وہاں گھر کے لباس indoor clothing۔یعنی وہاں سب عورتیں تھیں۔
2. سورۃ نور میں بھی تفصیلی احکامات ہیں۔ عورتیں گھر کے غیر محرموں کے سامنے کیسے لباس پہنیں۔
3. پھر سورۃ الاحزاب میں لباس کے بارے میں احکامات ہیں۔ کہ باہر نکلے تو کیسے لباس پہنے۔

پہلا حکم کہ گھر کے اندر عورتوں یا چھوٹے بچوں کے درمیان کیسے لباس پہنے۔ پھر دوسرا حکم کہ گھر کے مردوں اور غیر محرموں کے سامنے گھر کے اندر کیسے لباس پہنے۔ اور پھر تیسرا حکم کے باہر جائے تو کیسے لباس پہنے۔ لباس کا تعلق صرف عورتوں سے نہیں بلکہ مردوں سے بھی ہے۔

آج کے سبق میں دوسری چیز ہم دیکھیں گے کہ بے حیائی پھیلانے کے اسباب؛ مذہب، کلچر / ثقافت، روایات ہیں۔

پھر تقویٰ کا لوگوں کے خود ساختہ معیار دیکھیں گے۔ لوگ بڑی بڑی نافرمانی تو کر لیتے ہیں لیکن دین کے نام پر چھوٹی باتوں کو پکڑ کر بحث کرتے ہیں۔ اور فتوے دیتے ہیں۔ مثلاً نیکی کے نام پر مکہ کے مشرکین خانہ کعبہ کا طواف برہنہ حالت میں کرتے تھے۔

لباس کے بارے میں مزید بات ہو گی۔ سبق کے آخر میں اللہ تعالیٰ جن وانس کو اپنا محاسبہ کرنے کی دعوت دی ہے۔ کیونکہ بعض اعمال کی وجہ سے جب لوگ جہنم میں جائینگے تو وہاں بھی ایک دوسرے پر الزام دیں گے۔

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُّوَارِيْ سَوْاٰتِكُمْ وَرِيْشًا ۭ وَلِبَاسُ التَّقْوٰى ۙ ذٰلِكَ خَيْرٌ ۭ ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ﴿٢٦﴾

اے بنی آدم ہم نے تم پر پوشاک اتاری کہ تمہارا ستر ڈھانکے اور (تمہارے بدن کو) زینت (دے) اور (جو) پرہیز گاری کا لباس (ہے) وہ سب سے اچھا ہے۔ یہ خدا کی نشانیاں ہیں تاکہ لوگ نصیحت پکڑیں ﴿٢٦﴾

اے آدم کے بچو / اولاد کہہ کر نسلِ انسانی کو پکارا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو احساس دِلا رہے ہیں کہ جو تمہارے باپ کا دُشمن تھا وہی ابلیس تمہارا بھی دُشمن ہے۔ لھٰذا تم شیطان کو اپنا دُشمن سمجھو۔ تمام مردوں اور عورتوں کو خطاب کیا گیا ہے۔

اَنْزَلْنَا ، نازل کیا۔ اُتارا؛ لباس اوپر سے کیسے اُترا؟ یعنی لباس کا حکم اوپر سے اُترا۔ دوسری تفسیر کے کپاس اور کاٹن وغیرہ زمین سے اُگتا ہے لیکن بارش کے پانی سے نشوونما پاتا ہے جو اوپر سے آتا ہے۔ یعنی لباس کا حکم اللہ کی طرف سے ہے۔

لِبَاسًا: معنی چھپانا، ڈھانپنا، انسان کو چھپائے، گرمی سردی سے بچانے والا۔ جنگ میں دشمن سے بچانے والا۔

يُّوَارِىۡ : وری، جو چھپاتا ہے۔ تمہارے جسم کے حصّوں کو چھپاتا ہے۔

لباس پہننے کا پہلا مقصد ہے کہ جسم کو چھپایا جائے۔

سَوۡاٰتِكُمۡ جسم کے ستر، یعنی شرم گاہ۔ یہ پرائیویٹ پارٹس Private Parts کونسے ہیں؟ ہر کوئی مختلف میعار بتائے گا۔ اس لئے یہ وہی حصّے ہیں جن کا اللہ نے ہمیں بتا دیا۔ وہی اعضاء جن کو ہمارے بنانے والے ہمارے خالق نے ہمیں بتا دیا ہے۔

الحمدُللہ اُستاذہ عفت مقبول صاحبہ نے اس موضوع پر ایک سیریز کی ہے۔ "انسانی اعضاء اللہ کی عدالت میں "یعنی قرآن اور حدیث کی روشنی میں ان کے مقاصد۔

انسانی اعضاء دو طرح کے ہیں۔ ہر عضو کا ایک مقصد ہے۔ یعنی انکھیں دیکھتی ہیں۔ ہاتھ کام کرتے ہیں۔ عام طور پر یہ جسم کے وہ حصّے ہیں جن کو دیکھ کر دِل میں کوئی غلط خیال نہیں آتے۔ آنکھ خوبصورت ہے تو اللہ نے اُس پر غلاف بھی ڈال دیا ہے۔

جسم کے کچھ حصّے دیکھ کر جذبات بدل جاتے ہیں۔ یعنی جسم کے کچھ حصّے انسان کی Sexual Needs جذباتی ضروریات کو پورا کرتے ہیں۔ ڈائریکٹلی یا اِن ڈائریکٹلی۔ مرد اور عورت کے جسمانی تعلق Sex کا مقصد انسان کی نسل کو آگے بڑھانا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے انسانی جسم میں کچھ حصّے عام کاموں کے لئے رکھ دیئے۔ جو سارا دِن مصروف رہتے ہیں۔ کچھ خاص حصّے کچھ خاص کاموں کے لئے بنائے۔ پھر مرد اور عورت میں ایک دوسرے کے لئے پیار، محبت اور کشش رکھ دی۔

حیا کے تقاضے ہیں کہ کھلی کھلی باتیں نہ کی جائیں۔ لیکن خاص حکم یہ ہے کہ جسم کے اُن حصوں کو جن کو دیکھ کر دِل میں کشش کے جذبات آئیں اُن کو چھپایا جائے۔

عورت اگر عورتوں میں ہے تو جسم کے وہ حصّے چھپائے جائیں۔ جن کو دیکھ کر دِل میں کشش پیدا ہو جائے۔ لباس کا پہلا مقصد یہی ہے کہ لباس سے انسان اپنا جسم کو اُن حصوں کو خاص طور پر چھپائے جن سے انسانی جذبات میں اشتہاء پیدا ہوتی ہے۔

اَب ایک تقویٰ اور ایمان والی عورت یہ فیصلہ بہت اچھی طرح سے کر سکتی ہے کہ کیا وہ تیراکی کا لباس پہن لے ؟ کیا وہ ڈانس کر لے۔ یا عورتوں کے درمیان بغیر بازوں والی قمیض پہن لے ؟

سیدھی سی بات ہے کہ اس طرح کے کپڑے پہن کر دوسروں کو کشش محسوس ہو سکتی ہے اس لئے نہیں پہن سکتی۔ اس طرح کے کپڑے شرم وحیا کے منافی ہیں۔ کچھ قوموں نے ستر کے معنی صرف شرم گاہ لئے اور وہ صرف شرم گاہ کے سامنے ایک کپڑے یا چمڑے کا ٹکڑا رکھ کر مطمئن ہو گئے۔ کیا صرف ستر یہی ہے ؟ بالکل نہیں۔

سوآتکم سے یہ بھی مُراد ہے کہ جسم کی لاش، یعنی مُردے کی طرح چھپایا جائے۔ جیسے انسانی جسم کی لاش / مُردے کو اچھی طرح لپیٹا جاتا ہے۔

انسان کا جسم گوشت ہی تو ہے۔ تصور میں لائیں۔ آدمؑ اور حوّا فطری حیا کی وجہ سے جسم کو چھپانے کی کوشش کرنے لگے۔ اُن کو اللہ نے حکم نہیں دیا تھا۔ انہوں نے قرآن بھی نہیں پڑھا تھا۔ یہ حیا والی بات اُن کی فطرت میں تھی۔

لباس پہننا انسان کی فطرت میں ہے۔ فطری طور پر انسان جسم کو چھپانے کی کوشش کرتا ہے۔ لیکن جب بے حیائی عام ہو جائے تو فحش سوچ والے لوگ اس کو جائز قرار دیتے ہیں۔ لباس نہ پہننا درندگی ہے۔ جانور لباس نہیں پہنیں گے۔ ہمیں اللہ نے موقع دیا کہ جسم کو چھپا کر رکھیں۔

اللہ نے ہمیں قدرتی اتنا خوبصورت رنگ دیا۔ پھر نئے نئے رنگوں اور ڈیزائن کے لباس پہن سکتے ہیں۔ اللہ نے ورائٹی دی تھی کہ موسم کے لحاظ سے لباس پہنو۔ بدل بدل کر پہنو اور بوریت نہیں ہو گی۔

جانوروں کی تو کھال ہی ایک ہے۔ وہ اُن کو موسم کے لحاظ سے بھی تحفظ دیتی ہے۔ انسان کو سردیوں میں موٹے اور گرمیوں میں پتلے کپڑے پہننے پڑتے ہیں۔

لِبَاسًا يُّوَارِىْ سَوْاٰتِكُمْ وَرِيْشًا۔۔۔ تو پہلا اور بنیادی مقصد لباس کا تو یہی ہے کہ جسم کو ڈھانپیں۔ پھر موسم کے لحاظ سے پہن سکتے ہیں۔ آگے فرمایا گیا کہ؛ 'وَرِيْشًا' لباس میں انسان کے لئے زینت ہے۔ 'وَرِيْشًا' کے تین معنی بیان کئے گئے ہیں:

1. پرندوں کے پروں کو کہتے ہیں۔ خوبصورتی کی طرف اشارہ ہے۔
2. زینت کے معنی
3. مال کے معنی بھی ہیں۔

تینوں کو جمع کریں تو یہ معنی بنتے ہیں۔ کہ ایک طریقہ تو یہ ہو سکتا تھا کہ بس سفید کپڑے کو لپیٹ لیا جاتا۔ 'وَرِيْشًا' یعنی لباس خوبصورت بھی ہو سکتا ہے۔ آرائش اور زینت بن سکتا ہے۔ مشرکین سمجھتے تھے کہ ملنگ ٹائپ لوگ ہی مذہبی ہیں۔ بس کپڑوں کی پرواہ نہیں۔ سب کچھ چھوڑ کر سادھو بنے ہوئے ہی کوئی بہت اعلیٰ لوگ ہیں۔ اسلام رہبانیت کو پسند نہیں کرتا۔

اصل دین یہ ہے کہ انسان اللہ کی حدود میں رہ کر زندگی گُزارے۔سب کچھ چھوڑ کر کہیں بیٹھ جانا دین نہیں ہے۔لباس،صفائی اور خوبصورتی کو اسلام میں پسند فرمایا گیا ہے۔اچھے کپڑے پہن سکتے ہیں۔اللہ کی دُنیا دیکھیں کہ بہت حسین ہے۔توخوبصورت چیزیں پہن اوڑھ سکتے ہیں۔

لِبَاسًا یُّوَارِیۡ میں دو چیزیں آتی ہیں۔؛لباس پہننے کی شرائط۔

شفّاف نہ ہو۔یعنی اتنا باریک نہ ہو کہ جسم نظر آئے۔وصف بیان کرنے والا نہ ہو۔اتنا تنگ نہ ہو کہ جسمانی ساخت واضع ہو جائے۔انگ انگ واضع نظر نہ آئے۔چُست اور تنگ لباس جائز نہیں۔

عمل کا نقطہ: آج اپنی کپڑوں کی الماری کھول کر لباس دیکھیں کہ میرا کونسا لباس چست اور تنگ ہے۔ اور کس لباس میں سے جسم نظر آ سکتا ہے۔خاص طور پر گرمیوں کے لان کے لباس ضرور دیکھیں۔یا شیفون وغیرہ کے کپڑے۔خود کو چیک کریں۔

ایسے کپڑے جن میں سے جسم نظر آئے وہ'لِبَاسًا یُّوَارِیۡ ' نہیں ہیں۔اللہ کی حدود سے باہر ہیں۔

بعض خواتین نے چکن (کپڑے کا نام جس میں سوراخ ہوتے ہیں۔) پہنے ہوتے ہیں یا اُن میں ہی نماز پڑھتی ہیں۔جس سے جسم نظر آتا ہے۔یہ بھی ٹھیک نہیں ہے۔آج کل خاص طور پر چوڑی پاجامے، Tights, Skinny Jeans, Leggings بھی اِسی کیٹیگری Category میں آتے ہیں۔جو پہن کر بھی یوں لگیں جیسے بالکل جسم کے ساتھ جڑے ہوئے ہیں۔جسم کی Shape نظر آتی ہے۔

پھر اُس قسم کے فیشن بھی جن میں ٹراؤزر کو یا کُرتے کا پھاڑ کر پہنا ہوتا ہے۔جن مین بڑے بڑے سوراخ ہوتے ہیں۔یا کٹ لگے ہوتے ہیں۔

کئی قسم کے Stretchy Material سے Tops, کرتے، قمیض بنے ہوتے ہیں جو جسم کے ساتھ چپکے ہوتے ہیں۔ اس قسم کے لباس جائز نہیں ہیں۔ اور تو اور کئی عبایا بھی اس قسم کے ہیں۔ چُست اور تنگ، جسم کے ساتھ جُڑے ہوئے۔

اپنے آپ کو دیکھ لیں۔ کپڑے کا نام نہیں، شلوار، قمیض، ٹراوٗزر، ٹاپ، ڈریس کچھ بھی نام ہے۔ فطرت سے پوچھ لیں۔ کیا یہ حیا کے منافی تو نہیں؟ کیا تنگ اور چُست ہے؟ کیا جسم نظر آتا ہے؟

دِن بدن بے حیائی بڑھ رہی ہے؟ آج کی ماؤں اور دادیوں کے لباس دیکھ لیں۔

بغیر بازو والی قمیض، کھلے گلے، ٹخنوں سے اوپر کیپری ٹراوٗزر، حیا کے منافی لباس ہیں۔

حدیث کا خلاصہ ہے کہ عورت کسی دوسری عورت کی رانیں نہیں دیکھ سکتی۔

اگر قمیض کے سائیڈ اتنے اوپر ہیں تو جسم نظر آئے گا۔

پھر آپ دیکھیں کہ کچھ خواتین ویکس کرواتی ہیں۔ اورپنا جسم دوسری عورت کے سامنے کھولتی ہیں۔

یہ بھی جائز نہیں۔ گھٹنوں سے اوپر کا حصّہ تو عورت کا بھی عورت سے ستر ہے۔ اپنا سینہ بھی نہیں کھول سکتی، اگر کوئی عورت دودھ پلا رہی تھی اور کوئی حصّہ کھل گیا اور بلا اِرادہ کسی عورت کی نظر پڑ گئی تو پھر بھی احتیاط کرنی چاہیئے۔ ناف سے گھٹنوں تک تو بہت سختی ہے۔

آج ہم جنس پرستی کیوں شروع ہو گئی؟ کیوں Gays & Lesbians بن گئے۔ same Gender Marriages ہو رہی ہیں۔ کیونکہ بے حیائی عام ہے۔

شیطان نے حلال اور حرام میں فرق مٹا دیا۔ حیا اور حلال اکٹھے ہیں۔ بے حیائی اور حرام اکٹھے ہیں۔

اپنے آپ سے سوال کریں؛

کیا میں اپنے لباس میں اللہ کے نبی ﷺ کے سامنے جا سکتی ہوں ؟

کیا میرے حال، حلیے میں مجھے ابو بکر صدیقؓ اور عمر فاروقؓ دیکھیں تو خوش ہونگے ؟

ہم صرف اپنے آپ کو اچھی لگنے کے لئے ہم اللہ کا ناراض کرتی ہوں؟

قیامت کے دِن مجھے پیاس لگی ہو گی تو اللہ مجھے پانی پلائے گا؟

حدیثِ رسولؐ کا خلاصہ، لعنت ایسی عورتوں پر جو کپڑے پہن کر بھی ننگی ہیں۔ اور ایسی عورتیں جو سروں پر اونٹ کی کوہان کی طرح بناتی ہیں وہ جنّت کی خوشبو کو بھی نہ پا سکیں گیں۔

یا اللہ ہمیں ایسے لوگوں میں سے نہ بنانا۔ آمین

اللہ کے نبیؐ نے ہمیں ایک دعا سکھائی ہے؛ لباس پہننے کی دُعا:

رسول اکرم ﷺ جب کوئی نیا کپڑا (قمیص یا چادر وغیرہ) پہنتے تو یہ دعا پڑھتے:

"الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَسَانِي مَا أُوَارِي بِهِ عَوْرَتِي، وَأَتَجَمَّلُ بِهِ فِي حَيَاتِي ":(اللہ کا شکر ہے جس نے مجھے ایسا کپڑا پہنایا جس سے میں اپنی ستر پوشی کرتا ہوں، اور اپنی زندگی میں زینت حاصل کرتا ہوں۔

(ترمذی)

ہر ہفتے ہم کچھ نہ کچھ نیا پہنتے ہیں۔ تو ہمیں یہ دُعا پڑھنی چاہیئے۔

نیا لباس پہن کر اللہ کا شُکر ادا کریں۔

وریش میں مال کے بارے میں بھی بات ہوئی تھی۔ یعنی تم زیب و زینت والا خوبصورت لباس پہن سکتے ہو جو جسم کو چھپانے والا ہے۔